باب۔73

قیامت

☆ یَوْمَ یُنفَخُ فِي الصُّورِ فَتَأْتُونَ أَفْوَاجًا ۔

ترجمہ: جس دن صور پھونکا جائے گا (بگل بجے گا) تو تم جماعت جماعت (دربار الٰہی میں جواب دہی کے لیے) حاضر ہو گے۔(سورۃ النّبا: آیت 18)

☆ یَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسَاهَا - فِيمَ أَنتَ مِن ذِكْرَاهَا ۔

ترجمہ: لوگ تم سے قیامت کے متعلق سوال کرتے ہیں کہ وہ آخر کب آئے گی۔ تم کو قیامت کے ذکر سے کیا فائدہ؟(سورۃ النّزٰعٰت: آیت 42،43)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب منکرین سے حشر و نشر اور قیامت کا ذکر فرماتے تو وہ لوگ کہتے کہ آخر یہ قیامت کب ہو گی۔۔۔؟ انھیں خبر نہیں، کہ جو مر گیا اس کی تو قیامت ہو چکی، جس کو قیامتِ صغریٰ کہتے ہیں۔ اب رہی ساری دنیا کی قیامت، یعنی قیامتِ کبریٰ، تو اس کی تعینِ مدت نہیں ہو سکتی۔ اوقات کا معین کرنا، یہ کام نجومیوں (astrologers) اور رَمالوں (geomancers) کا ہے۔ قرآن کا کام تو احکام بیان کرنا ہے۔۔ دیکھو! مرنا برحق ہے اور قیامت بھی برحق۔ نہ مرنے کا وقت معلوم ہونے سے فائدہ اور نہ قیامت کا وقت جاننے سے نفع۔ تم کو اپنی حالت پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔ دوسرے کب مرتے ہیں اس سے واقف ہونے سے کیا فائدہ ؟تم کو مرنا ہے۔ دربارِ الٰہی میں جانا ہے۔ سزا جزا سننی ہے۔

واضح ہو کہ علاماتِ قیامت میں، لوگ کہتے ہیں کہ آفتاب (جس کی روشنی کو کوئی مزید امداد نہیں ہے مگر روشنی ہے کہ نکلی جاتی ہے) قیامت کے قریب بالکل ٹھنڈا ہو جائے گا۔ بے نور ہو جائے گا۔ اور اس کی کشش باقی نہیں رہے گی۔ جس کے سبب تمام نظامِ عالم درہم برہم ہو جائے گا۔ جب آفتاب کی یہ حالت ہو تو دوسرے ستاروں کا کیا حال ہو گا۔ جمادات، نباتات، حیوانات سب سے روحِ انسانی بے تعلق ہو جائے گی۔ زمیں جابجا سے

شق ہو جائے گی۔ اور اس میں سے لاوا نکلے گا جو ایک مشتعل حالت میں ہے۔ سمندر کا پانی خشک ہو جائے گا۔ بعض کہتے ہیں کوئی دمدار ستارہ زمین پر آگرے گا اور اس کو پارہ پارہ کر دے گا۔ زمیں پھٹے گی اور قیامت آجائے گی۔

قیامت کس طرح آئے گی؟۔۔۔ اس کے ظاہری آثار و اسباب کے متعلق قرآن شریف کہتا ہے۔ **يَوْمَ تَمُورُ السَّمَاءُ مَوْرًا**، جس دن آسمان خوب تھر تھرائے گا، ابر لہرائے گا۔ **وَتَسِيرُ الْجِبَالُ سَيْرًا**، اور پہاڑ اپنی جگہ سے ٹل جائیں گے، اُڑے اُڑے پھریں گے، (سورۃ الطور: آیت 9، 10)۔ **وَفُتِحَتِ السَّمَاءُ فَكَانَتْ أَبْوَابًا**، اور آسمان کھل جائے گا، پھٹ جائے گا اور اس میں دروازے دروازے پڑ جائیں گے۔ **وَسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا**، اور پہاڑ اُڑا دئے جائیں گے، پھر سراب بن جائیں گے، (سورۃ النبا: آیت 19 اور 20)۔ **إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ**، جب آفتاب (کے نور کی چادر) لپیٹ دی جائے گی، **وَإِذَا النُّجُومُ انكَدَرَتْ**، اور جب ستارے (تاریک اور) مکدر ہو جائیں گے۔ **وَإِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ**، اور جب کہ پہاڑ اُڑتے پھریں گے۔ **وَإِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ**، اور جب گابھن اونٹنیوں کو پوچھنے والا نہ رہے گا۔ **وَإِذَا الْوُحُوشُ حُشِرَتْ**، اور جب وحشی جانور بھی اکھٹے ہو جائیں گے۔ **وَإِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ**، اور جب سمندر مشتعل کر دیئے جائیں گے۔ **وَإِذَا النُّفُوسُ زُوِّجَتْ**، اور جب تمام لوگ اکھٹے اور جمع کر دیئے جائیں گے، (سورۃ التکویر: آیت 1 تا 7)۔ اور **اذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا**، جب ساری زمین کو زلزلہ ہو گا۔ **وَأَخْرَجَتِ الْأَرْضُ أَثْقَالَهَا**، اور زمین اپنے بوجھ (مُردے) خارج کرے گی۔ **وَقَالَ الْإِنسَانُ مَا لَهَا**، اور جب ہر شخص کہہ اُٹھے گا کہ زمین کو یہ کیا ہو گیا؟ **يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا**، اس دن (یعنی قیامت کے دن) زمین اپنی ساری سرگذشت بیان کر دے گی (سورۃ الزلزال: آیت 1 تا 4)۔۔۔ وغیرہ وغیرہ۔

الغرض۔۔! کچھ ہی کیوں نہ ہو، قیامت کا آنا برحق ہے۔ سب لوگ میدانِ قیامت میں جمع ہو جائیں گے۔ سب کو اپنے کرتوت کی جوابدہی کرنی پڑے گی۔ نیک، اچھی حالت میں رہیں گے اور بد، سخت تکلیف اور عذاب میں مبتلا ہوں گے۔ قرآن شریف میں بار بار قیامت اور اس کے ہولناک حالات پر انسان کو اس لیے توجہ دلائی جاتی ہے تاکہ لوگ بُرے کام چھوڑیں اور اچھے کام کریں۔ قیامت اور حساب کتاب سے غفلت، تمام برائیوں کی اصل ہے۔

{حوالہ تفسیر صدیقی-پارہ 27 صفحہ 12 پارہ 30 صفحہ 8، 10، 11، 34، 35، 46، 47، 83، 84 اور 160 تا 162}